جگر نے طباعت کے بعد مسترد کر دیا تھا۔ اس اوّلین طباعت میں اصغر گونڈوی کا حُسنِ انتخاب شامل تھا۔ مگر چوں کہ نتیجے میں بہت سا کلام انتخاب میں نہ آ پایا اس لیے جگر مرحوم نے اس انتخاب کو قبول نہ کیا اور نسخوں کو تلف کر دینے کا حکم صادر کر دیا۔ تاہم کچھ نسخے جگر کے احباب کے پاس محفوظ رہ گئے۔ انہی محفوظ نسخوں میں سے ایک نسخہ جگر مرحوم کے ایک بھوپالی دوست سے ڈاکٹر احمر رفاعی کو حاصل ہوا۔ انھوں نے شعلۂ طور کی اس مسترد اوّلین طباعت اور بعد کی طباعتوں کو سامنے رکھ کر عمدہ طور پر شعلۂ طور میں اشعار کی ترمیم، تنسیخ اور اضافوں کا سیر حاصل جائزہ لیا ہے۔ ان کا یہ جائزہ کم و بیش ڈھائی سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ آخر میں شعلۂ طور کی اوّلین طباعت کا عکس بھی شامل کتاب کیا ہے۔ یہ حصّہ ۲۶۷ صفحات سے شروع ہو کر ۳۹۰ صفحات تک پھیلا ہوا ہے۔ اس طرح بیسویں صدی میں اردو غزل کے دو اہم شاعروں کے ذوق و رجحان اور معیارِ انتخاب کے فرق کو سمجھنے کی ایک دلچسپ اور مفید صورت ڈاکٹر احمر رفاعی کی تحقیقی کاوشوں کے نتیجے میں ہمارے سامنے آئی ہے۔

تحقیق: (خصوصی اشاعت، اصولِ تحقیقِ ابلاغِ عامّہ)
مُرتّب: پروفیسر متین الرّحمن مُرتضیٰ
ناشر: شعبۂ ابلاغ عامّہ، جامعۂ کراچی
ضخامت: ۱۶۷ صفحات
سنہ اشاعت: ۱۹۹۷ء

یہ رسالہ بڑے سائز کے صفحات پر عمدہ ترتیب و پیش کش کے ساتھ چھاپا گیا ہے۔ اس کا مقصد ابلاغ عامّہ کے طالبانِ تحقیق کے لیے ایسا تحریری سرمایہ پیش کرتا ہے جو ابلاغی تحقیق میں معاون و مددگار ہوسکے، جیسا کہ مشتملات کے عنوانات سے بخوبی ظاہر ہوجاتا ہے۔ عنوانات یہ ہیں: عمرانی علم کا فلسفہ، ابلاغی تحقیق، موضوعِ تحقیق کا انتخاب، مفروضہ، تجربی تحقیق کے عناصرِ اربعہ، نمونہ بندی، افادیت اور طریقۂ کار، تجربے کے طریقے کی خصوصیات، تحقیقی جائزے، سوالنامے کی تیاری، مطالعۂ احوال کا طریقہ، تجزیۂ مشتملات، تاریخی طریقۂ تحقیق، تحقیقی مقالے کی تحریر، مطبوعہ ذرائع ابلاغ میں تحقیق، اشتہارات میں تحقیق کی افادیت و اہمیت۔ آخر میں ابلاغ تحقیق سے متعلق اصلاحات کی فرہنگ بھی دی گئی ہے۔ جو پانچ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔